اندر سے ایمان و یقین اور اخلاقی اقدار کی لہریں ابھار کر ہماری تمام اخلاقی و معاشرتی اور طبقاتی ناہمواریوں کا مداوا بن جاتا اور یہ سب کچھ تب ہوتا کہ ہم ایمان و یقین، خدا، رسول، اسلام اور شریعت کو پوری تعلیم کا محور بنا دیتے۔ طبعیات، حیاتیات اور نفسیات کی کتابوں کو خدا کے تصور کے دائرہ میں لے آتے سائنس کو مذہب کا خادم بنا کر پیش کرتے، مادیات کو آخرت کا وسیلہ قرار دیتے، طالب العلمانہ دور کو نہ صرف تعلیم بلکہ ایک مہذب مسلمان شہری کی تربیت کے لئے غنیمت سمجھ لیتے۔ اس طرح ملک کی تعمیر ہو سکتی۔ انارکی اور جنسی و مادی طغیانیوں میں ڈوبتا ہوا معاشرہ ساحل مراد سے ہمکنار ہو جاتا، تعلیمی پالیسی بامقصد ہونے کی صورت میں اخلاقی تربیت، تہذیب نفس کا ذریعہ بنتی اور پوری قوم کو متحد بنا کر اسے اجتماعی عمل اور جدوجہد پر اکساتی اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی انقلاب برپا ہو سکتا۔

کراچی کے ہاکس بے پر جو شرمناک واقعہ رونما ہوا، اخباری اطلاعات کی بنا پر اس سے صدر مملکت سے لیکر قوم کے عام افراد تک کی آنکھیں شرم سے نیچی ہو گئیں اور واقعی سینکڑوں جوان لڑکوں کا سینکڑوں لڑکیوں پر ٹوٹ پڑنا اور بھوکے کتوں کیطرح انہیں نوچنا اور جھنجھوڑنا ایک دوسرے پر بلہ بولنا، الغرض قوم کی شرم و حیاء کا جنازہ اس شان سے ہاکس بے کے ساحل پر سمندر میں ڈبو دینا۔ خود شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ مگر کیا واقعی ہماری نگاہیں شرم سے نیچی ہو گئی ہیں۔ یا شاید یہ بھی ایک رسمی حیاداری کا مظاہرہ ہے۔ ہم ہاکس بے کی حیا باختہ نوجوان پود کو کوستے ہیں۔ مگر یہ واقعہ تو پوری قوم کی ذہنیت کی غمازی کر رہا ہے۔ تم انہیں کوستے ہو تو اپنی عقل و خرد کا ماتم کیوں نہیں کرتے، تمہیں صرف ان "شریف زادیوں" سے ہمدردی کیوں ہے جو مادر پدر آزاد بن کر آوارہ نسلوں کیلئے سامانِ تفریح بننے ہی کیلئے پکنک منانے تفریحی ساحلوں پر جاتی ہیں، اگر کوسنا ہے تو دونوں کو کوسو اور اگر ہمدردی کے مستحق ہیں تو لڑکیوں کیساتھ لڑکے بھی کہ ہم ہی ان کے اخلاق اور شرم و حیاء کے قاتل ہیں، ہم ہی نے انہیں ہوسناکی اور حیوانیت کے اس ہلاکت آفرین راستہ پر ڈال دیا ہے۔ شرم سے آنکھیں نیچی کرنے والے بزرگو! ذرا آنکھیں اٹھا کر تو دیکھو تمہارے تعلیمی اداروں میں کیا پڑھایا جاتا ہے اور کن کن عملی تجربات کی لیبارٹریوں سے قوم کی نئی پود گذاری جا رہی ہے۔ اور وہ دیکھو فلم کا پردہ سیمیں وہ تو "قومی ترقی" میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ اور وہ جب ٹی وی پر نوجوان پود پرانی نسل کی داڑھیاں نوچ رہی ہوتی ہے تو تمہارا جذبۂ غیرت کہاں مر چکا ہوتا ہے۔ اور تمہاری جبین غیرت ریڈیو پر فحش مبتذل گانے سن سن کر اور سنا سنا کر کبھی عرق آلود نہیں ہوتا۔ پھر جب آگ اور پانی کو یکجا کرنے کا نتیجہ اس شکل میں ظاہر ہو جاتا ہے تو تمہاری آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ میری نگاہیں تو اس واقعہ سے نہیں بلکہ عائدین اور سرِ فلین قوم کے اس اعتراف شرم پر شرم کے مارے جھک گئی ہیں کہ سے

درمیاں قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق